اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۲۷ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۶۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عورتوں کو نیک بنانے کا یہی طریق ہے کہ تم خود تقوےٰ کا کامل حصہ لو

جس نے عورت کو صالح بنانا ہو۔ وہ آپ صالح بنے۔ ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھائیں۔ ورنہ وہ گناہ گار ہوں گے۔ اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے۔ کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں۔ تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقوےٰ نہ ہو۔ تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ سب توبہ کریں۔ اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلائیں۔

عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں۔ یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ کہ وہ رحمٰن ہیں۔ وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں۔ جب خاوند سیدھے رستہ پر ہوگا۔ تو وہ اس سے بھی ڈرے گی۔ اور خدا سے بھی۔

ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ کہ عورت کا یہ مذہب ہو جائے۔ کہ میرے خاوند جیسا اور کوئی نیک دنیا میں نہیں ہے۔ اور وہ یہ اعتقاد کرے۔ کہ یہ باریک سے باریک نیکی کی رعایت کرنے والا ہے۔ جب عورت کا یہ اعتقاد ہو جائے گا۔ تو ممکن نہیں۔ کہ وہ خود نیکی سے باہر رہے۔ سب انبیاء اور اولیاء کی عورتیں نیک تھیں۔ اس لئے کہ ان پر نیک اثر پڑتے تھے۔ جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہیں۔ تو ان کی عورتیں بھی ویسی ہی ہوتی ہیں۔ ایک چور کی بیوی کو یہ خیال کب ہو سکتا ہے کہ میں تہجد پڑھوں۔ خاوند تو چوری کرنے جاتا ہے۔ تو کیا وہ پیچھے تہجد پڑھتی ہے۔

الرجال قوامون علی النساء اسی لئے کہا ہے۔ کہ عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں۔ جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقوےٰ بڑھائے گا۔ کچھ حصہ اس سے عورتیں ضرور لیں گی۔ ویسے ہی اگر وہ بدمعاش ہوگا۔ تو بدمعاشی سے وہ حصہ لیں گی۔

(البدر مورخہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ جولائی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو ابھی تک اگزیما کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

کل حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مع بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اور بچے دھرم سالہ تشریف لے گئے۔

مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب وید بھوشن۔ مولوی فاضل۔ سکا ویہ تیرتھ کو نظارت تعلیم و تربیت نے جامعہ احمدیہ میں سنسکرت کا پروفیسر مقرر کیا ہے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب آج دھرم سالہ سے واپس آ گئے ہیں۔

کچھ بھی اضافہ کرنا نہیں چاہتا۔ مسٹر بیکر (لیبر) نے تجویز کی۔ کہ اس گفت وشنید کو شروع ہوئے ۱/۲ ۳ ماہ ہو چکے ہیں۔ اور ابتدائی ایام میں سوویٹ گورنمنٹ نے سمجھوتہ کرنے کے لئے انتہائی رضامندی کا ثبوت دیا تھا۔ اس لئے حکومت برطانیہ ان تمام تجاویز کو شائع کر دے۔ جو ہر دو اطراف سے پیش کی گئیں۔ تاکہ پبلک اور ہاؤس اس بات کو معلوم کر سکے۔ کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ مسٹر چیمبرلین نے جواب دیا کہ غالباً اس گفت وشنید کے خاتمے سے پیشتر تجاویز شائع ہو جائیں گی۔ موجودہ حالات میں ان کی اشاعت غیر مناسب ہے یہ ممکن ہے کہ ان کی اشاعت مزید اختلافات کا موجب ہو۔ ایک ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا۔ میں اس بات کو مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ ان تجاویز کو اشاعت دی جائے۔

وصیت نمبر ۵۴۰۹

میں حشمت بی بی زوجہ حکیم شیخ محمد قوم قریشی عمر تقریباً ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن ڈیریوالہ دارو غیاں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۵ ۶/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد زیورات ڈنڈیاں طلائی وزنی ۳ تولہ۔ ریلاں طلائی وزنی ۱/۲ ۲ تولہ۔ انگام طلائی ۸ ماشہ۔ چوڑیاں ۱۰ عدد نقرہ ۴۹ تولہ۔ بانکاں نقرہ وزنی ۸ ا تولہ ایک جوڑی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں انشاء اللہ کوشش کروں گی۔ کہ میں وصیت کے حصہ کو اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔

میرے ورثاء کا فرض ہوگا۔ کہ میری اس وصیت کی پوری پابندی کریں۔ حق مہر میں نے اپنے خاوند سے وصول پا لیا ہے۔ فقط ۲۵ ۶/۳۹

العبد:- حشمت بی بی زوجہ حکیم شیخ محمد قوم قریشی ساکن ڈیری والہ موصیہ مذکور نشان انگوٹھا

گواہ شد:- حکیم شیخ محمد ولد علی محمد قوم قریشی ساکن ڈیری والہ دارو غیاں بقلم خود خاوند موصیہ ۲۵ ۶/۳۹

گواہ شد:- عزیز احمد ولد شیخ محمد قوم قریشی ساکن ڈیریوالہ پسر موصیہ ۲۵ ۶/۳۹

گواہ شد:- جمال الدین ولد میراں بخش صاحب سکنہ ڈیری والہ تحصیل گورداسپور ضلع گورداسپور بقلم خود ۲۵ ۶/۳۹

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ **ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور** سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

کراؤن بس سروس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۱/۲ ۴ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دہرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینیجر کراؤن بس سروس بشمولیت پیاسی آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر مذہب وملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پر اسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (مینیجر)

فارم نوٹس زیر تحتی فقرہ (۱) دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء فارم نمبر ۲

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ سید محمد ولد کھیڑا ذات جٹ سکنہ بڈھا گورایہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی دولت رام وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۹/۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۹/۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲- نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳- اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۹/۹/۳۹ کی جائے گی جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۷ ماہ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۱۲ جولائی۔ آج ہائی کورٹ کے فل بنچ مشتمل بر چیف جسٹس۔ جسٹس دیوان رام لال اور جسٹس سیل نے مصری پارٹی کے ایک شخص عبد العزیز کی درخواست کا فیصلہ سنا دیا۔ جو اس نے حکومت پنجاب کے اس حکم کی منسوخی کے لئے دے رکھی تھی۔ جس کی رو سے وہ پوسٹر ضبط کیا گیا تھا۔ جس میں ہائی کورٹ کے فیصلہ میں سے چند فقرات جلی شائع کئے گئے تھے۔ اور اتحاد پریس سے اس پوسٹر کے شائع کرنے کی وجہ سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ فل بنچ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ پوسٹر کے مصنف کا یہ ارادہ صاف ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو تکلیف پہنچائی جائے۔ اور یہ ارادہ ان چند فقرات سے ظاہر ہے جو جلی حروف میں شائع کئے گئے۔ حالانکہ وہ فقرے جو خلیفہ جماعت احمدیہ کے متعلق نہیں۔ جلی حروف میں نہیں ہیں اس لحاظ سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جس حالت میں فیصلہ سنایا گیا تھا۔ اس حالت میں نہیں چھاپا گیا۔ اور بہت سے لوگ جو اس ہینڈ بل کو پڑھیں گے وہ صرف جلی حروف ہی پڑھیں گے۔ اور ان کے دل میں فیصلہ کے متعلق غلط خیال پیدا ہوگا۔ اس طرح ہائیکورٹ کے فیصلہ کو بگاڑا گیا ہے۔ اگر اس کیس میں صرف یہی بات ہوتی۔ تو ہم قرار دیتے۔ کہ فیصلہ کے کچھ فقروں کو اس طرح شائع کرنا جرم ہے۔ لیکن یہ فعل چونکہ پریس ایکٹ کی دفعہ ۴ کے ماتحت نہیں آتا۔ اس لئے ہم قرار دیتے ہیں۔ کہ اس کیس میں پریس ایمر جنسی پاورز ایکٹ کی دفعہ ۴ عائد نہیں ہوسکتی۔

وارسا ۱۲ جولائی۔ ہمالیہ کی مشرقی چوٹی جو ۲۶۶۰۰ فٹ بلند ہے اس پر چڑھنے والی پولش مہم ۵ ہفتے کی لگاتار محنت کے بعد اس پر چڑھنے میں کامیاب ہوگئی اور ربند ا دیوی تک پہنچ گئی ہے۔

ٹوکیو ۱۱ جولائی۔ جاپان کی دو بڑی پولیٹیکل جماعتوں نے سارے ملک کے اندر اپنی برانچوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ ہر صوبہ۔ قصبہ اور گاؤں میں برطانیہ کے خلاف مظاہر کریں اور یہ ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ کو بھیجیں کہ برطانیہ کے متعلق مضبوط رویہ اختیار کیا جائے۔

کوہاٹ ۱۱ جولائی۔ سدا کرم کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایجنسی اپر کورم میں شیعہ سنی تعلقات پھر کشیدہ ہوئے ہیں۔ پولیٹیکل ایجنٹ حالات کا سنجیدگی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ لوئر کرم میں بھی منافرت بڑھ رہی ہے۔ شیعوں کا جتھہ جو تبرا بازی کے لئے لکھنؤ گیا۔ اس کے مقابل سنی توری بھی ایک جتھہ مدح صحابہ پڑھنے کے لئے لکھنؤ بھیج رہے ہیں

ٹین ٹسین ۱۲ جولائی۔ کل جاپانی سپاہیوں نے ایک مشہور انگریز کو روک کر اسے مجبور کیا۔ کہ وہ تلاشی کے لئے اپنے بوٹ۔ موزے۔ اور پتلون اتارے۔ چنانچہ اس طرح تلاشی لینے کے بعد اسے برٹش نو آبادی میں داخلہ کی اجازت دی گئی۔ ایسا ہی چار اور انگریزوں کی بھی ہتک آمیز طریق سے تلاشی لی گئی۔

ڈینزگ ۱۲ جولائی۔ کل سات مسلح جرمن جہاز ڈینزگ کے قریب دیکھے گئے۔ پولش حلقوں کا خیال ہے۔ کہ یہ مظاہرے بھی جرمنی کی جنگی تیاریوں کا حصہ ہیں۔ اگر جنگ شروع ہوگئی تو ان جہازوں کے ذریعہ جرمنی پولش بیڑہ کی بڑی آسانی سے ناکہ بندی کر سکے گا۔

انولہ ۱۱ جولائی۔ کل موضع بدیتا گلی (یو۔ پی) میں فرقہ دارانہ فساد ہوگیا۔ جھگڑا پنچایت کے انتخاب میں شروع ہوا۔ جب کہ دو مخالف پارٹیوں میں جو دونوں کے لئے کنویسنگ کر رہی تھیں لڑائی ہوگئی۔ انولہ سے پولیس کی بھاری جمعیت بھیجی گئی ہے اور اب صورت حالات پرسکون ہے

لاہور ۱۲ جولائی۔ لاہور ہائیکورٹ ۱۳ جولائی سے موسم گرما کی تعطیلات کے لئے بند ہوگا۔ چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ انگلینڈ جائیں گے۔ مسٹر جسٹس بخشی ٹیک چند ڈلہوزی رہیں گے اور دیوان رام لال اور مسٹر جسٹس سیل بذریعہ ہوائی جہاز کراچی جائیں گے اور وہاں سے انگلینڈ روانہ ہونگے بطور رخصتی جج جسٹس منرو کو مقرر کیا گیا ہے جو اگست کے پہلے ہفتہ میں انگلینڈ سے واپس آرہے ہیں۔

امرتسر ۱۲ جولائی۔ گورنمنٹ کی طرف سے میونسپل کمیٹی کو سرکلر بھیجا گیا ہے۔ کہ آئندہ پنجاب میں کوئی بھی میونسپلٹی محکمہ فوج کے اسلحہ اور بارود پر ٹیکس وصول نہ کرے۔ کیونکہ گورنمنٹ نے فوج اور پولیس کی چیزوں کو ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

امرتسر ۱۲ جولائی۔ گندم ۲ روپے ۳ آنے ۱۰ دمڑی۔ نخود ۳ روپے ۱ آنہ ۵ دمڑی سونا ۳۸ روپے ۱ آنہ چاندی ۴۶ روپے پونڈ ۳۲ روپے ۹ آنے۔

برلن ۱۲ جولائی۔ جرمنی کی تمام یونیورسٹیاں جمعہ کے دن سے بند ہو جائیں گی۔ تاکہ طلباء دیہات میں جا کر فصلوں کی کٹائی میں زمینداروں کا ہاتھ بٹائیں۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے انگلستان اور رومانیہ کے معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ اس معاہدہ کی رو سے انگلستان رومانیہ کو ۵۰ لاکھ پونڈ دے گا۔

میرٹھ ۹ جولائی۔ بعض شر انگیز احراریوں نے متعدد مقامات سے مسلم لیگ کے پرچم ہٹا دئے۔ جس پر دونوں اطراف سے آدمی جمع ہوگئے اور لڑائی کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ مگر عین وقت پر پولیس کی جمعیت نے موقع پر پہنچ کر فریقین کو منتشر کر دیا۔

شنگھائی ۱۲ جولائی۔ جاپانی حکام نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی چین کی تین اور بندرگاہوں پر جاپانی عنقریب حملہ کرنے والے ہیں۔ اور غیر ملکی حکام کو نوٹس دیا ہے کہ وہ اپنے آدمی اور جہاز ان بندرگاہوں سے لے جائیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انگریز حکام اس حکم کی تعمیل نہیں کریں گے۔ اور اگر برطانوی جان و مال کا نقصان ہوا تو اس کے ذمہ وار جاپانی ٹھہریں گے۔

ماسکو ۱۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے روسی سفیر متعین چین ۸ جولائی کو مملکت روس میں کار کے الٹ جانے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔ ان کی بیوی اور ڈرائیور بھی اسی حادثہ کا شکار ہوگئے۔ سفیر مذکور چین کے دارالحکومت سے رخصت پر روس آتے ہوئے تھے۔

ہنکاؤ ۱۲ جولائی۔ ہنکاؤ کے جاپانی حکام نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی علاقہ کی ناکہ بندی کر دی جائے گی۔ اور ہنکاؤ کے چینی میئر نے جو جاپانیوں کا حامی ہے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر فرانسیسی حکام نے معافی نہ مانگی۔ تو ان کے علاقہ کی بجلی اور پانی بند کر دیا جائیگا۔ یاد رہے۔ کہ گذشتہ دنوں فرانسیسی حکام نے اپنے علاقہ میں جاپانیوں کی حمایت میں مظاہرے روک دیئے تھے اس کا انتقام لینے کے لئے جاپانی یہ کارروائی کر رہے ہیں۔

پیکنگ ۱۲ جولائی۔ چین کے جاپانی مقبوضات میں فیڈرل گورنمنٹ قائم کرنے کے لئے نانکنگ اور پیکنگ کی حکومتوں کے فوجی افسر سنگاڈ میں گفتگو کر رہے ہیں۔ یہ گورنمنٹ سابق چینی وزیر وانگ چنگ کے ماتحت ہوگی جو گذشتہ دنوں اپنی حکومت سے غداری کر کے چونکنگ سے بھاگ آئے تھے۔

لکھنؤ ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی میں ایک خاکسار والنٹیر کو سیاہ جھنڈے پر بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فیروز پور شہر اور فیروز پور چھاؤنی میں یکم ستمبر ۱۹۳۹ء سے ایک سال تک سٹی بکنگ ایجنسی چلانے کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء کے چار بجے بعد دوپہر تک موصول کئے جائیں گے اور ۲۶ جولائی ۳۹ء کو بوقت ساڑھے دس بجے (قبل دوپہر) چیف کمرشل منیجر کے دفتر میں ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں جو اس وقت وہاں حاضر ہوں گے کھولے جائیں گے۔

کامیاب ٹنڈر دہندہ کو ۱۵۔ اگست ۱۹۳۹ء سے قبل ۲۰۰۰/- روپیہ بطور ضمانت داخل کرنے ہوں گے۔

ٹھیکیدار کو حسب ذیل شرائط پوری کرنی ہوگی۔

(۱) ایک مناسب عمارت نارتھ ویسٹرن ریلوے کی منظوری سے مسافروں اور ان کے سامان نیز پارسلوں اور دیگر مال کے بکنگ کے لئے مہیا کرے۔ مال میں زیادہ حجم والا سامان۔ مویشی۔ اسلحہ اور آتشگیر مادہ شامل نہیں ہوگا۔

(۲) سٹی بکنگ ایجنسی سے ریلوے سٹیشن تک اور ریلوے سٹیشن سے سٹی بکنگ ایجنسی تک مال اور پارسلوں کو لانے اور لے جانے کے لئے بیل گاڑیوں کا اور مسافروں اور ان کے سامان کو لانے اور لے جانے کے لئے لاریوں کا انتظام کرے۔

(۳) نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حکام کی پیشگی منظوری حاصل کر کے مسافروں۔ پارسلوں اور مال کے بکنگ کے لئے اپنا سٹاف مقرر کرے۔

(۴) مسافروں۔ سامان اور پارسلوں کو سٹی بکنگ ایجنسی اور ریلوے سٹیشن کے درمیان لانے اور لے جانے کے لئے چوری۔ نقصان۔ خرابی۔ ضیاع اور حادثہ کے خلاف بیمہ کرے جس میں تیسرے فریق کی ذمہ داری بھی شامل ہوگی۔

ٹھیکیدار کو اپنے ٹنڈر میں بیان کرنا ہوگا۔

(الف) وہ شق ۲ کے مطابق سامان۔ پارسلوں کے لانے اور لے جانے کی کم از کم شرح فی من۔ نیز مسافروں کو لانے اور لے جانے کے لئے کیا کرایہ وصول کرے گا۔

(ب) شق نمبر ۱ تا ۴ میں مذکور مناسب عمارت کے مہیا کرنے اور دیگر کام کرنے کیلئے کیا معاوضہ لیگا۔

ٹنڈر سربمہر لفافوں میں بھیجے جائیں اور ان پر "City Booking Agencies Amritsar" لکھا ہو۔

کامیاب ٹنڈر دہندہ کے ساتھ جو معاہدہ کیا جائے گا۔ اس کے نمونہ کی نقل چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر سے دو روپیہ میں مل سکتی ہے۔

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کو حق حاصل ہے۔ کہ جو ٹنڈر چاہے منظور کرے یہ ضروری نہیں کہ وہ کم از کم ہو۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

(۱) زیرہ آؤٹ ایجنسی (جو تلونڈی ریلوے سٹیشن سے ۹ میل کے فاصلہ پر ہے) کو یکم ستمبر ۱۹۳۹ء سے یا مابعد کی کسی تاریخ سے ایک سال تک چلانے کیلئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

(۲) ٹنڈر ۲۶/۷/۳۹ کو چار بجے شام تک وصول کئے جائیں گے اور ۲۷/۷/۳۹ کو دن کے گیارہ بجے چیف کمرشل منیجر کے دفتر میں ان ٹنڈر دینے والوں کی موجودگی میں جو ۲۷/۷/۳۹ کو وقت مقررہ پر حاضر ہو جائیں گے۔ کھولے جائیں گے جس شخص کا ٹنڈر منظور ہو جائے گا اس کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ۱۵/۸/۳۹ کو ۳۰۰۰/- روپیہ کی رقم بطور ضمانت جمع کرا دے۔

(۳) ٹھیکیدار کو حسب ذیل شرائط پوری کرنی ہوں گی۔

۱۔ ایک مناسب عمارت نارتھ ویسٹرن ریلوے کی منظوری سے مسافروں اور ان کے سامان نیز پارسلوں اور دیگر مال کے بکنگ کے لئے مہیا کرے۔ مال میں زیادہ حجم والا سامان مویشی۔ اسلحہ اور آتشگیر مادہ شامل نہیں ہوگا۔

۲۔ آؤٹ ایجنسی سے ریلوے سٹیشن اور ریلوے سٹیشن سے آؤٹ ایجنسی تک انٹر اور تھرڈ کے مسافروں۔ ان کے سامان اور دیگر مال کو لانے اور لے جانے کے لئے موٹر لاریوں کا انتظام کرے۔

۳۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حکام کی پیشگی منظوری سے مسافروں ان کے سامان پارسلوں اور سامان کے بکنگ کے لئے اپنا سٹاف مقرر کرے۔

۴۔ مسافروں کے سامان۔ مال واسباب اور پارسل وغیرہ کو آؤٹ ایجنسی اور ریلوے سٹیشن تلونڈی کے درمیان لانے اور لے جانے کے لئے چوری۔ نقصان۔ خرابی۔ ضیاع اور حادثہ کے خلاف بیمہ کرے جس میں تیسرے فریق کی ذمہ داری بھی شامل ہوگی۔

۵۔ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء سے ایجنسی کو چلانا شروع کر دے

(۴) ٹھیکیدار کو اپنے ٹنڈر میں بیان کرنا ہوگا۔ کہ (ا) وہ شق ۲ کے مطابق سامان مال واسباب اور پارسل وغیرہ کی کم از کم شرح باربرداری فی من نیز مسافروں کو لانے اور لے جانے کے لئے کم سے کم کیا کرایہ وصول کرے گا۔ (ب) شق ۱ تا شق ۴ مذکور ریلوے کا کام کرنے کے لئے کیا معاوضہ لے گا۔

(۵) ٹنڈر سربمہر لفافوں میں بھیجے جائیں اور ان پر "Out Agency Zira" لکھا ہو

(۶) کامیاب ٹنڈر دہندہ کے ساتھ جو معاہدہ کیا جائیگا۔ اس کے نمونہ کی نقل چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر سے دو روپیہ میں حاصل کی جا سکتی ہے۔

(۷) جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کو حق حاصل ہے۔ کہ جو ٹنڈر چاہے منظور کرے یہ ضروری نہیں کہ وہ کم از کم ہو۔

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی پر بھد یال ولد اوتم چند ذات بھوٹانی سکنہ داسو استانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ۔ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۳/۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶/۶/۳۹

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد رمضان ولد اللہ دتہ ذات مچھار سکنہ ۱۸ بڑوالی تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۶/۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۶/۶/۳۹

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ و سوانح حیات

میں بفضلہ تعالیٰ اعلان کر چکا ہوں کہ سیرۃ و سوانح حیات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام یکم جولائی ۱۹۳۹ء سے شروع ہو جائے گا۔ الحمد للہ وہ کام شروع ہو گیا۔ میں نے اس کے لئے تیس ایسے دوستوں کو پکارا تھا۔ جن میں سے ہر ایک کم از کم چھ جلدیں خرید لیا کرے۔ اس سلسلہ میں سب سے اول عزیز محترم مرزا ظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے کلکتہ سے لبیک کہا۔ میں نے اسکو فال نیک یقین کیا۔ اگرچہ مجھے ابھی مرکز سے اطلاع نہیں ملی۔ کہ اس سعادت سے اور کن دوستوں کو حصہ ملا ہے۔ لیکن میں یہ اعلان کرنے کے قابل ہوں۔ کہ میرے مکرم مخدوم نواب اکبر یار جنگ نے بھی عملاً شمولیت اختیار کر کے مجھے اس قابل بنا دیا ہے کہ پہلا نمبر بے غل و غش شائع ہو جائے گا۔ تاہم اس کام کو بالاستقلال جاری رکھنے کے لئے مجھے ۳۰ معاونین کی ضرورت ہے۔ جن میں سے تین ہو چکے ہیں

اگلے دن میں کاغذات کی ترتیب کر رہا تھا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا فروری ۱۹۳۶ء کا ایک مکتوب میری نظر سے گزرا۔ جو میرے ایک عریضہ کا جواب ہے۔ میں نے آپ کے ایک خطبہ کو پڑھ کر عزم کیا تھا۔ کہ یہاں سے فارغ ہو کر کہیں باہر چلا جاؤں۔ اور اس حق کو پہونچاؤں جو مجھے فضل ربی سے ملا ہے۔ اس خطبہ میں آپ نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ وہ دنیا میں پھیل جائیں اس پر میں نے اجازت چاہی تھی۔ آپ نے لکھا۔ کہ

"میرے نزدیک آپ جب فارغ ہوں۔ تو آپ کا سب سے بڑا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح اور صحابہ کے سوانح لکھنا ہے"۔

اس ارشاد پر تین سال گزرتے ہیں مجھے ابھی تک فراغت نہیں ہوئی۔ تاہم میں نے اسی مصروفیت میں اس کام کو شروع کر دیا ہے۔ احباب اور انجمنیں اس خصوص میں توجہ کریں۔ اور "دفتر سیرت مسیح موعود" تراب منزل میں درخواستیں بھیج دیں ؛

خاکسار۔ عرفانی نزیل سکندر آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منشی فاضل میں کامیابی

امسال قادیان سنٹر سے تین احمدی منشی فاضل کے امتحان میں شریک ہوئے جو پاس ہو گئے ؛

	حاصل کردہ نمبر
(۱) چودھری عطاء اللہ صاحب مولوی فاضل	۴۵۹
(۲) ماسٹر غلام محمد صاحب عبد مدرس ہائی سکول	۳۳۹
(۳) چودھری احمد حیات صاحب ظفر	۳۲۷

ولادت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے لڑکے عزیزم عبد السلام صاحب بھٹی (نیر دہلی) کے ہاں پانچ لڑکیوں کے بعد ۸ جولائی ۱۹۳۹ء کو لڑکا پیدا ہوا ہے احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مولود کو خادم دین۔ صاحب اقبال۔ اور عمر دراز کرے ؛

خاکسار عبد الرحیم بھٹی قادیان

ہندوستان کے ذی اثر اصحاب کے نام ڈیڑھ روپیہ سالانہ میں

خطبہ نمبر جاری کرانے کی تحریک

ہم نے اس مقصد کے پیش نظر کہ ہندوستان کے مسلم و غیر مسلم سیاسی لیڈروں اور دوسرے ذی ثروت اصحاب تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات پہونچیں اور انہیں اس طرح حضور کے ارشادات سے کما حقہ آگاہی حاصل ہو یہ تحریک کی تھی۔ کہ احباب کرام ڈیڑھ روپیہ سالانہ کے حساب سے قیمت ارسال فرما دیں چنانچہ یہ امر خوشی کا باعث ہے۔ کہ بعض احباب نے اس تحریک کو پسند فرماتے ہوئے اس میں نہایت جوش اور اخلاص کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ اس وقت ہندوستان کے بہت سے جلیل القدر اصحاب کے نام جن میں کانگرس و مسلم لیگ کے لیڈر اور دوسرے سرکاری و غیر سرکاری رجال عظام شامل ہیں "الفضل" کا خطبہ نمبر جا رہا ہے۔ ابھی چونکہ اس تحریک کے ماتحت جاری کئے جانے والے پرچوں کی مقررہ تعداد میں کچھ گنجائش باقی ہے۔ لہذا احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ وہ بہت جلد توجہ فرمائیں۔ اور فی پرچہ ڈیڑھ روپیہ سالانہ کے حساب سے قیمت ارسال فرما دیں۔ اور جن اصحاب کے نام وہ اخبار جاری کرانا چاہیں انکے نام تحریر فرما دیں۔ یا ہمیں اجازت دیں کہ ہم نام تجویز کریں

خاکسار مینیجر الفضل

بقیہ صفحہ ۳

ان سطور میں بانی آریہ سماج نے بد زبان عورت یا بد زبان مرد کے متعلق حکم دیا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کو چھوڑ دیں ادھر خود آریہ "مہوا پدیشک" نے اپنے مضمون میں اسلامی طلاق کا ترجمہ "چھوڑ" کیا ہے۔ لیکن بانی آریہ سماج نے اس کا نام طلاق نہیں رکھا۔ بلکہ نیوگ رکھا ہے۔ گویا ایسی صورت میں جبکہ اسلام خاوند اور بیوی کو طلاق کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے علیحدگی اختیار کر لینے کی اجازت دیتا ہے۔ ویدک دھرم انہیں نیوگ کرنے کی تلقین کرتا ہے یعنی خاوند کی موجودگی میں غیر مرد سے تعلقات پیدا کرنے کے لئے کہتا ہے۔ اب یہ فیصلہ ہر ہوشمند انسان خود کر سکتا ہے کہ اسلام نے جو طریق بتلایا ہے وہ فطرت انسانی کے مطابق ہے۔ یا وہ جس کی تلقین بقول سوامی دیانند جی ویدک دھرم کرتا ہے۔ اسلام کہتا ہے۔ کہ اگر خاوند اور بیوی کسی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ تو ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو جائیں۔ لیکن ویدک دھرم یہ کہتا ہے۔ کہ اگر اس قسم کی کوئی مشکل مرد و عورت کو پیش آئے تو وہ ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ عارضی طور پر علیحدہ ہوں اور مرد ایک غیر عورت سے اور عورت ایک غیر مرد سے ازدواجی تعلقات پیدا کرے۔ اور جب اس تعلق کے نتیجہ میں اولاد پیدا ہو تو عورت اسے اپنے خاوند کی وارث بنائے اور مرد ایسی اولاد کو اپنی بیوی کے گلے منڈھ دے۔ ان دونوں صورتوں میں جو فرق ہے اسے ہر عقلمند اور باحمیت انسان خود سمجھ سکتا ہے اور نہایت آسانی سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ اسلام کا مسئلہ طلاق فطرت انسانی کے مطابق ہے یا ویدک دھرم کا نیوگ۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے انسانی زندگی کی تمام حالتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے احکام دیئے ہیں۔ اور وہ احکام ایسے جامع اور اس قدر مکمل ہیں کہ ان سے بڑھ کر ہو ہی نہیں سکتے۔ آریوں نے کہنے کو تو کہہ دیا کہ وید منتروں کی رد ویدک دواہ اگوٹ ہے۔ لیکن بانی آریہ سماج نے صرف عورت یا مرد کے بدکلام ہونے پر اسے توڑ کر رکھ دیا۔ اور کہہ دیا کہ ایسی عورت یا مرد کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے مسئلہ طلاق کے مقابلہ میں ویدک دھرم کا نیوگ

باوجود اس کے کہ ہندوؤں میں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مرد اور عورتیں اس بات کی سخت ضرورت محسوس کر رہی ہیں۔ کہ طلاق کو بذریعہ قانون رائج کرائیں۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہؤا۔ پنجاب اسمبلی میں ایک ہندو خاتون نے طلاق بل پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور اب سنٹرل اسمبلی میں مسٹر دیش مکھ نے طلاق بل پیش کر رکھا ہے۔ ہندوؤں میں ایسے دقیانوسی خیالات کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو طلاق کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ اور صرف مخالفت ہی نہیں کر رہے۔ بلکہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم کو "طلاق کی آگیا" نہ دینے کی وجہ سے تمام دوسرے مذاہب پر بہت بڑی فضیلت حاصل ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار "پرکاش" (۹ جولائی) میں "طلاق وید ورودھ ہے" کے عنوان سے ایک "آریہ اپدیشک" نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس کی تمہید میں اسلام اور عیسائیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اسلامی شریعت کے مطابق ہر ایک ووا ہت پرش (شادی شدہ) کو یہ ادھیکار (حق) پراپت (حاصل) ہے کہ اگر وہ چاہے۔ تو کسی سمے اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔ اور اس کے لئے تین دفعہ یہ کہدے کہ میں نے تجھے طلاق دیا (چھوڑا) مگر مسلمان بیوی کو یہ حق نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ دھرم تبدیل کرلے۔ تو یہ سمبندھ سویم ہی ٹوٹ جاتا ہے۔ عیسائی دھرم میں ہر ایک ووا ہت استری پرش کو یہ حق ہے کہ ان میں سے جو بھی طلاق لینا چاہے وہ مجسٹریٹ کو درخواست دے کر طلاق لے لے"۔

ان سطور میں آریہ اپدیشک نے جہاں اسلامی شریعت کے متعلق بے حد ناواقفیت کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں عیسائیت کے متعلق بھی جہالت کا اظہار کیا ہے۔ اسلام نے طلاق کو نہایت ہی مجبوری کی حالت میں جائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "الطلاق ابغض الحلال یعنی اللہ تعالےٰ کے نزدیک روا چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔ اور اس کے واقعہ ہونے کے دوران میں جس کے لئے شریعت نے تین طہر یعنی تین ماہ کے قریب عرصہ مقرر کیا ہے۔ ہر ممکن طریق سے مصالحت کر لینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور اس کے لئے طریق بتائے گئے ہیں۔ ایسی صورت میں طلاق اسی وقت واقعہ ہوتی ہے جب مرد و عورت کی مصالحت کی کوئی صورت باقی نہ رہے اور ان کا میاں بیوی کے طور پر زندگی بسر کرنا ناممکن ہوجائے۔ اور اس بات سے کون انکار کرسکتا ہے۔ کہ بعض لوگوں کو ایسے حالات پیش آسکتے ہیں اور آتے رہتے ہیں۔ جبکہ مرد و عورت کا رشتہ ازدواج میں منسلک رہنا ناممکنات میں سے ہوجاتا ہے۔ ان حالات میں اسلام کے مسئلہ طلاق پر وہی لوگ اعتراض کرسکتے ہیں۔ جو صاف اور واضح واقعات سے آنکھیں بند کرلیں۔

آریہ اپدیشک نے اسلام کے متعلق یہ بھی غلط لکھا ہے۔ کہ مسلمان بیوی کو سوائے مرتد ہونے کے خاوند سے الگ ہونے کا حق نہیں۔ اسلام نے جس طرح مرد کو اجازت دی ہے کہ ناقابل برداشت حالات میں بیوی کو طلاق دے کر علیحدگی اختیار کرلے۔ اسی طرح عورت کو بھی اختیار دیا ہے کہ اگر خاوند کے ساتھ زندگی بسر کرنا اس کے لئے ناممکن ہو۔ تو علیحدگی اختیار کرلے اور اس کا نام خلع رکھا ہے۔ گویا اسلام نے مرد و عورت دونوں کے لئے یکساں طور پر اجازت رکھی ہے کہ ناقابل برداشت حالات میں ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں۔

باقی رہی عیسائیت۔ اس میں سوائے زنا کے طلاق دینے کی اور کوئی وجہ جائز نہیں قرار دی گئی۔ لیکن حالات اور واقعات نے عیسائی دُنیا کو اس قدر مجبور کر دیا۔ کہ اسے اپنے مذہبی احکام کے خلاف قانونی طور پر طلاق کے لئے بعض اور وجوہات کو بھی جائز قرار دینا پڑا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عیسائیوں کو طلاق کے لئے مجسٹریٹ سے درخواست کرنی پڑتی ہے۔ اور مجسٹریٹ رائج الوقت قانون کے ماتحت نہ کہ عیسائیت کے احکام کے رُو سے طلاق منظور کرکے علیحدگی کی اجازت دے دیتا ہے۔ تعجب ہے۔ کہ ایک آریہ "مہوا اپدیشک" کو اتنا بھی پتہ نہیں۔

اگرچہ ہندو مردوں اور عورتوں کی طرف سے طلاق اور خلع کو قانون کے ذریعہ رائج کرانے کی کوشش کرنا ہی ویدک دھرم کے مقابلہ میں اسلام کی عظیم الشان فتح ہے۔ اور ایسی فتح ہے جو ویدک دھرمی اپنے ہاتھوں پیش کر رہے ہیں۔ تاہم ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ آریہ جن کا ادعا ہے کہ "طلاق وید ورودھ ہے"! اور جو یہ کہتے ہیں۔ کہ "ویدمنتروں کے مطابق ویدک ووا ہ اٹوٹ سمبندھ ہے"! ان پر واضح کر دیا جائے۔ کہ ویدوں کا یہ فیصلہ قطعاً اس قابل نہیں۔ کہ اس پر کسی رنگ میں بھی فخر کیا جائے۔ یا اسے ویدک دھرم کی فضیلت قرار دیا جائے۔ کیونکہ ویدوں نے وواہ کو اٹوٹ سمبندھ قرار دے کر اپنے پیرووں کو ایسی مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ جو انسانی فطرت کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ اور جن سے مخلصی کے لئے سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج نے جو طریق بتایا ہے۔ اور جس کے متعلق ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ ویدوں سے اخذ کردہ ہے۔ وہ اس قدر غیرت کش ہے۔ کہ آریہ صاحبان کھلم کھلا اس پر عمل کرنے کی جرأت ہی نہیں کرسکتے۔

مثلاً ویدک دھرم کے رُو سے کسی حالت میں بھی طلاق دینے کی اجازت نہیں۔ لیکن ایسے حالات پیش آسکتے ہیں۔ اور پیش آتے رہتے ہیں۔ کہ ایک مرد بیوی سے علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہوجائے۔ یا ایک عورت خاوند سے علیحدگی اختیار کرنا ضروری سمجھے۔ اس قسم کے حالات کا ناگزیر ہونا بانی آریہ سماج نے بھی تسلیم کیا ہے اور بزعم خود ان سے مخلصی کی صورت بھی بتائی ہے جس کا نام "نیوگ" رکھا ہے۔ اور اس پر عمل کرنے کی بے حد تاکید کی ہے۔ مگر آریہ صاحبان علانیہ طور پر عمل کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ بانی آریہ سماج "ستیارتھ پرکاش" ایڈیشن چہارم صفحہ ۱۳۶ پر "نیوگ" کی ایک شق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جو بدکلام بولنے والی عورت ہو۔ تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے۔ ویسے ہی اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو۔ تو عورت کو چاہیئے کہ اس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر اولاد پیدا کرکے اس بیاہے خاوند کے وارث اولاد کرلے"! (باقی دیکھیں صفحہ ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ مسائلِ حج

کعبہ اور حجرِ اسود کی حقیقت

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۷)

بنائے کعبہ کے متعلق قرآنی ارشاد

قرآن کریم میں کعبہ کی نسبت سورۂ آل عمران اور پارۂ چہارم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدیً للعالمین فیہ اٰیات بینات مقام ابراھیم ومن دخلہ کان اٰمناً وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین۔ ان آیات میں کعبہ اور اس کے فضائل کا ذکر کیا ہے۔

پہلی بات یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ یہ پہلا گھر ہے جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے بنایا گیا ہے۔ الناس سے مراد ھدیً للعالمین اور غنی عن العالمین کے قرینہ سے سب دنیا کی قومیں اور سب جہان کے لوگ ہیں۔ پہلے گھر سے مراد بلحاظ مکان کے بھی ہو سکتا ہے اور بلحاظ قبلہ اور معبد کے بھی۔ مکان اور جگہ کے لحاظ سے حضرت عبداللہ بن عمر و مجاہد وسدی نے روائت بیان کی ہے۔ کہ انہ اول بیت وضع علی وجہ الماء عند خلق الارض والسماء وقد خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الارض بالفی عام وکان زبدۃ بیضاء علی الماء ثم دحیت الارض تحتہ (تفسیر کبیر امام رازی) یعنی پہلا گھر جو پانی کے مونہہ پر بنایا گیا آسمان و زمین کی پیدائش کے وقت وہ یہی کعبہ تھا۔ خدا نے اسے زمین کی پیدائش سے پہلے دو ہزار سال بنایا۔ اور پہلے جب اسے بنایا گیا تو یہ پانی پر سفید جھاگ یا مکھن کی طرح تھا۔ پھر زمین کو آہستہ آہستہ اس کے نیچے تیار کر کے بچھایا گیا۔ اس روئت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زمین سے پہلے سب پانی ہی پانی تھا۔ اور پھر سورج کی تابش اور گرمی سے پانی خشک ہونے لگا۔ جس سے زمین پیدا ہوئی۔ اور زمین کے ظاہر ہونے سے پہلے کعبۃ اللہ کی جگہ ظہور میں لائی گئی۔ دو ہزار برس کی مدت کا مطلب سورج کی حرارت اور گرمی کا اثر اور فعل ہے۔ جو کعبۃ اللہ کے ظہور میں لانے تک برابر وقوع میں آتا رہا۔

اور بعض مرویات میں یہ جو آیا ہے کہ حجرِ اسود پہلے بالکل سفید قیمتی پتھر تھا۔ جو بعد میں لوگوں کے گناہوں کے سبب سیاہ ہو گیا۔ اس کے سفید ہونے کا مطلب بھی یہی ہے جو کعبۃ اللہ کے سفید مکھن یا جھاگ کی طرح سفید ہونے کی نسبت اوپر بیان کیا گیا۔ اور گناہوں کے سبب سیاہ ہونے کا یہ مطلب ہے۔ کہ اگر یہ بات اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ ہوتی۔ کہ حجرِ اسود جو ابتدا میں سفید قیمتی پتھر تھا لوگوں کے لئے باعث ابتلاء ہوگا۔ اور اسے بوجہ قیمتی ہونے کے چرا لیجایا جائے گا۔ اور اس طرح لوگ گناہ کے مرتکب ہوں گے۔ تو حجرِ اسود کو اس طرح کا سیاہ پتھر جو اب ہے نہ بنایا جاتا بلکہ پہلی حالت پر ہی رکھا جاتا۔ لیکن سیاہ پتھر اور ان گھڑ پتھر کی شکل میں اسے بنا کر رکھنے سے احترام کے لحاظ سے تو اس کی وہی قیمت ہے۔ لیکن ظاہری معمولی شکل سے جو بالکل سادہ پتھر کی ہے۔ اس کے متعلق یہ اطمینان ہے کہ کوئی اسے چرا کر نہیں لے جائے گا۔ کیونکہ ایک معمولی پتھر کو کسی نے چرا کر کیا کرنا ہے۔ پس گناہوں کو سیاہ پتھر ہونے کا باعث قرار دینا بطور معلول کے ہے نہ بطور علت کے۔ اور اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے قرآن کریم میں سورۂ نساء کی آخری آئت میں فرمایا یبین اللہ لکم ان تضلوا یعنی اللہ تعالیٰ یہ احکام بیان کرتا ہے تمہارے لئے تمہارے گمراہ ہو جانے کے باعث مطلب یہ کہ لوگوں کے گمراہ ہو جانے کے خیال سے کہ وہ گمراہ نہ ہو جائیں اس سبب سے ان احکام کو بیان کرتا ہے۔ اسی طرح اس کا مطلب یہ ہے کہ حجرِ اسود کو کالے پتھر کی شکل میں بنا کر رکھنا اس خیال سے ہے کہ لوگ گنہگار نہ ہو جائیں یعنی لوگوں کے لئے حجرِ اسود کا کالا پتھر ہونا ہی گناہوں سے بچنے کے فائدہ کے لحاظ سے مفید تھا۔ پس کعبہ کا پہلا گھر ہونا روائت مذکورہ کی رو سے بلحاظ مکان کے بھی ثابت ہوا۔ اور قرآن کریم میں مکہ معظمہ کو ام القریٰ قرار دینا بھی اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ مکہ کی بستی کو مکانی تقدم کے لحاظ سے بھی تمام دنیا کی بستیوں سے مرتبہ اولیت حاصل ہے جیسے ماں کو اولاد سے۔ کیونکہ ام القریٰ کے معنی ہیں تمام دنیا کی بستیوں کی ماں اور اصل کیا بلحاظ تقدم مکانی اور زمانی کے اور کیا بلحاظ فیض روحانی اور برکات اسلامی و ایمانی کے۔

کعبہ قبلۂ عالمین ہے

(ب) تقدم بلحاظ قبلۂ ہدائت ہونے کے اس طرح ہے کہ کعبۃ اللہ کو ھدیً للعالمین فرما کر سب دنیا کی قوموں کے لئے اسے باعث ہدائت قرار دیا گیا ہے اور کعبہ کا قبلۂ عالمین ہونا بھی ھدیً للعالمین کے فقرہ سے ظاہر ہے۔ اور حضرت امام محمد بن علی بن حسین بن علی مرتضیٰ سے یہ حدیث مروی ہے کہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالیٰ بعث ملائکتہ فقال ابنوا الی فی الارض بیتاً علی مثال البیت المعمور وامر اللہ من فی الارض ان یطوفوا بہ کما یطوف اھل السماء بالبیت المعمور۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ملائکہ کو حکم دیا کہ میرے لئے زمین میں ایک گھر بناؤ بیت المعمور کے نمونہ پر اور خدا نے ان سب لوگوں کو جو زمین میں بسنے والے ہیں حکم دیا کہ وہ اس گھر کا طواف کریں جیسے آسمان والے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔ اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ کعبۃ اللہ کو ابتداء عالم سے ہی سب دنیا کے لوگوں کے لئے قبلہ ہدائت بنایا گیا گویا یہ حدیث آئت ان اول بیت وضع للناس اور فقرہ ھدیً للعالمین کی تفسیر ہے۔ اور فقرہ ومن کفر سے اس بات کا اظہار مقصود ہے کہ دنیا کے لوگوں کا باوجود استطاعت حج نہ کرنا اور اس کی فرضیت سے انکار کرنا کفر ہے اور اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص باوجود استطاعت حج نہیں کرتا وہ خواہ یہودی ہو کر مرے خواہ نصرانی ہو کر خدا کو اس کی پروا نہیں۔ یہ بات غنی عن العالمین سے مستنبط ہوتی ہے۔ کہ یہود اور نصاریٰ جو العالمین سے ہیں اور پھر قبلہ ابراہیم سے جو کعبہ ہے اس کے حج سے منکر ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مسلم ہو کر بھی حج کا منکر ہے تو اس کی حالت یہود اور نصرانی کی ہے۔ اور آئت ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ میں یہود اور نصاریٰ کو کعبۃ اللہ کی ہدائت سے جو ابراہیمی ملت ہے بے رغبتی ظاہر کرنے پر سفیہ اور بے وقوف قرار دیا ہے، اور سیقول السفھاء من الناس میں سفہا سے مراد بھی یہی یہود اور نصاریٰ ہیں جنہوں نے مسلمانوں پر تحویل قبلہ اور کعبہ کو قبلہ بنانے کی وجہ سے اعتراض کیا حالانکہ کعبہ کو قبلۂ عالمین ہونے کے لئے دائمی آیات و بینات کا مظہر ٹھہرایا گیا۔ جیسا کہ آئت جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس والشھر الحرام والھدی والقلائد ذالک لتعلموا ان اللہ یعلم ما فی السموات وما فی الارض ان اللہ بکل شیءٍ علیم سے اسے علم الٰہی اور قدرت کا ابدی نشان قرار دیا گیا۔ کہ اس میں ہمیشہ لوگوں کا قیام رہے گا۔ اور یہ امن کا مکان رہے گا۔ اور اس کے حج کے لئے جو حرمت کے مہینے مقرر کئے گئے ہیں ان کی حرمت بھی قائم رہے گی۔ اور جو جانور قربانی اور نذر کے کعبہ کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کا سلسلہ بھی قائم رہے گا۔ اور ہمیشہ کے لئے ان امور کا قائم رکھنا باوجود حوادث زمانہ اور تغیرات احوال کے یہ اتفاقی امر نہیں بلکہ خدائے علیم کل اور قادر مطلق کا اقتداری نشان ہے۔

حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کا ایک کشف

(ج) امام عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب "الیواقیت والجواہر" جلد اول کے صفحہ ۲۴ پر فتوحات مکیہ سے حضرت محی الدین ابن عربی کا ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا۔ میں بین الیقظہ والنوم کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ طواف کی حالت میں کچھ اور لوگ بھی میرے ساتھ طواف کر رہے تھے۔ جنہیں میں شناخت نہ کر سکتا تھا۔ انہوں نے اس وقت دو شعر کہے۔ جن میں سے میں ایک بھول گیا۔ اور ایک یہ تھا ؎

لقد طفنا کما طفتم سنینا
بھٰذا البیت طرّا اجمعینا

یعنی جیسے آج تم لوگ اس کعبۃ اللہ کا طواف کر رہے ہو۔ اسی طرح اس گھر کا ہم سب نے بھی کئی سال طواف کیا ہے۔

پھر فرماتے ہیں۔ میں نے ان میں سے ایک کے ساتھ بات کی۔ اس نے کہا۔ کہ آپ مجھے پہچانتے نہیں۔ میں تو آپ کے پہلے آباء واجداد میں سے ہوں۔ میں نے کہا۔ کہ آپ کو مرے ہوئے کتنی مدت ہو چکی ہے۔ اس نے کہا۔ کہ چالیس ہزار سال سے کچھ اوپر زمانہ گزرا ہے۔ تب میں نے کہا۔ کہ ہمارے باپ آدم کو تو اتنا عرصہ نہیں ہوا۔ تب اس نے کہا۔ کہ تم کس آدم کے متعلق بات کرتے ہو۔ کیا اس سب سے قریب آدم کے متعلق یا کسی اور آدم کے متعلق۔ اس پر مجھے وہ حدیث یاد آ گئی۔ جو ابن عباس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کی کہ اللہ تعالےٰ نے دو لاکھ آدم پیدا کئے۔ پھر فتوحات مکیہ کے دوسرے مقام میں لکھتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کو حضرت ادریس سے بحالت کشفی ملاقات ذکر کیا۔ تو حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جو کچھ اس شخص نے بیان کیا۔ بالکل درست بیان کیا۔

اہرام مصر

پھر اہرام مصر کی مشہور عمارت قدیمہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ ایک پرانی تاریخ کی کتاب میں ہمیں یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ جب اہرام مصر کی عمارت بنا کی گئی۔ اس وقت ستارہ نسر طائر برج اسد میں تھا۔ اور ایک اور نسخہ کتاب میں برج حمل میں لکھا ہے۔ اور سال کے تین سو ساٹھ درجے ہیں۔ اور نسر طائر ایک درجہ کو سو سال میں طے کرتا ہے۔ یعنی اپنی رفتار میں ہر درجہ کا بطی السیر ہے۔ اور آج اس زمانہ میں نسر طائر ستارہ برج جدی میں ہے۔ اور ایک ایک برج تیس تیس درجات پر مشتمل ہے اور اگر سو سال کا سیر فی درجہ کے حساب سے ہو تو ایک برج کی مسافت طے کرنے کیلئے تین ہزار سال بنتا ہے اور برج حمل سے جدی تک ۲۵ - ۳۰ ہزار سال تک کی مدت بنتی ہے اور برج اسد کے لحاظ سے ۱۲ سے ۱۵ ہزار سال کے قریب مدت بنتی ہے۔ اور عاد ارم جن کی نسبت التی لم یخلق مثلھا فی البلاد کا وصف سورہ فجر میں بیان کیا گیا ہے۔ اس آخری مدت کے لحاظ سے بہت ممکن ہے کہ اہرام مصر انہی کے آثار قدیمہ سے ہوں۔

ایک اور شہادت

(د) کتاب سبحۃ المرجان مصنفہ سید علی بلگرامی میں لکھا ہے۔ کہ امام سیوطی نے ارزقی سے اور ابو الشیخ اور ابن عساکر نے ابن عباس سے ایک طویل حدیث میں یوں بیان کیا۔ اول من اسّس البیت (الکعبۃ) وصلے فیہ وطاف بہ ادم علیہ السلام حتے بعث اللہ الطوفان وکان غضبا ورجسا فحیثما انتھی الطوفان ذھبت ریح ادم علیہ السلام ولم یقرب الطوفان من ارض السند والھند فدرس موضع البیت فی الطوفان حتے بعث اللہ ابراھیم واسمٰعیل فرفعا قواعدہ واعلامہ ثم بنتہ قریش (سبحۃ المرجان مطبوعہ ۱۸۸۶ء) کہ کعبہ کی مسجد حرام کو جو بیت اللہ ہے جس شخص نے سب سے پہلے بنا کیا۔ اور اس میں نماز پڑھی۔ اور اس کا طواف کیا۔ وہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے۔ اور پھر جب کافروں اور مشرکوں کی شرارتوں اور بدکاریوں کے باعث خدا نے زمانہ نوح میں اپنے غضب سے طوفان ظاہر کیا۔ تو جہاں جہاں وہ طوفان پہونچا۔ وہاں آدم کی بو تک نہ رہی۔ یعنی لوگ ہلاک ہو گئے۔ ہاں یہ طوفان ایک خاص حد تک تباہی افگن ہوا۔ سندھ اور ہند تک بھی وہ نہیں پہونچا۔ خانہ کعبہ اسکی طوفان کے سبب ناپدید اور نابود ہوا۔ یہاں تک کہ حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیل کو خدا نے مبعوث فرمایا۔ پس ان دونوں نے پھر نئے سرے کعبہ کی بنیادوں کو کھڑا اور نشانوں کو عمارت کی صورت میں مجسد کیا۔ اس کے بعد قریش نے ایک مدت دراز کے بعد پھر اسے بنایا۔ حضرت علی رض سے مروی ہے۔ کہ خانہ کعبہ کے منہدم ہونے کے بعد پہلے حضرت ابراہیمؑ نے اسے بنایا۔ پھر عرب کی ایک قوم نے جو جرہم سے تھی۔ پھر جب منہدم ہوا۔ تو اسے ان بادشاہوں نے بنایا۔ جو عملیق بن سام بن نوح کی اولاد سے تھے۔ اور عمالقہ کہلاتے تھے۔ پھر جب منہدم ہوا۔ تو قریش نے اسے بنایا (تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد ۳ - ۳ص) اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم کو جبریل نے منہدم شدہ اور معدوم شدہ کعبہ کا علم دیا کہ کعبہ فلاں جگہ ہے۔ اور اس کے آثار اور نشان اور حدود سے آگاہ کیا۔ جبریل نشان بتانے والے تھے۔ ابراہیم عمارت بنانے والے یعنی معمار اور اسمٰعیل معین اور مددگار (تفسیر مذکور)

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از جناب شیخ محمد احمد صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ کپورتھلہ

دردا کہ زور و قوتِ اسلامیاں نماند
واں عظمتِ گذشتہ را نام و نشاں نماند

آں دولت و حکومت و آں صولت و شکوہ
واں دبدبہ و سلطنت و عزّ و شاں نماند

بنگر کہ دستِ حادثہ در دستِ غازیاں
شمشیرہا شکست و گُرزِ گراں نماند

مسلم پرستِ شہر نگر غاسا ں خراب
در زیرِ آسمان مرا اُو را اماں نماند

در شرق و غرب بینش پابند و دستگیر
در حرب و ضرب یا بیش تاب و توان نماند

ترکاں براں خلافتے زکانہ تاختند
نامش نبُرد کہ باقیش نام و نشاں نماند

ہرچند بود بود و نبود وش سراب وار
اکنوں ہم آں بہانۂ از بہرِ تاں نماند

در پند و وعظ صوفیاں از علم بے عمل
ذوق و حضور و کیف و اثر در میاں نماند

زاہد نماز کردہ و از بوریائے اُو
بوئے ریا برآمد و رازش نہاں نماند

شد جسم و جاں ہلاکِ ادبار و انحطاط
تاب و تواں مپرس کہ روح و رواں نماند

گم بودہ کارواں ہمہ بے میرِ کارواں
ایرا کہ راہ بود نگر راہ داں نماند

منت خدائے را کہ چنیں وقتِ ہولناک
ما را زِ عینِ نصرتِ خود رائگاں نماند

دلدادگانِ خویش را آخر نمود یاد
آں مہربانِ ما بسے نامہرباں نماند

اتمام داد وعدۂ انعامِ خویش را
ہاں انتظارِ مہدیٔ آخر زماں نماند

شد جلوہ گر بہ ہند جمالِ محمدی
محرومِ فیضِ او کسے اندر جہاں نماند

از بعثتِ نبی ہمہ آفاق بہرِ ما
دار الاماں بیاید و دار الھواں نماند

باز آ کہ باز روئے نبی باز دیدہ اند
ہنگامۂ شکایتِ جورِ زماں نماند

باز آ کہ باز خوانِ کرم گستریدہ اند
در دہر دہرۂ ستمِ آسماں نماند

باز آ کہ دستِ حادثہ برگشت بستہ اند
بر ہیچ لب حکایتِ آہ و فغاں نماند

باز آ کہ تیغ زاہنِ تبلیغ کردہ ایم
تا احتیاجِ صیقلِ سنگِ فساں نماند

شمشیرہائے حجت و برہانِ احمدی
از بہرِ دیں ضرورتِ سیف و سناں نماند

پامال گشتہ فتنۂ دجّالی ہر طرف
او در صددِ وسوسۂ ایں و آں نماند

شد غلغلۂ ملتِ اسلامیاں بلند
تا دبدبۂ ملتِ نصرانیاں نماند

ہر مذہبے کہ آہنِ سر دشش بکوفتے
کامل عیار بر محکِ امتحاں نماند

اسلام رابہ شوکتِ قاہر عیاں نگر
ہمزورِ او کسے بہ زمین و زماں نماند

اثباتِ او بہ نفیِ مذاہب نمودہ ایم
در پیشِ آفتاب از انجم نشاں نماند

ممتاز گشتہ سربسر از ناسرہ سرہ
دورِ یقیں در آمد و دورِ گماں نماند

اعجازِ تو بجو کہ براہینِ تو بتو
ظاہر نگر کہ حاجتِ شرح و بیاں نماند

فرزانہ باش و حجتِ حق را قبول کن
جائے گریغ بہرِ تو بے شبہ ہاں نماند

مظہر بیادِ بسملِ محزون و دلفگار
کاں آفتابِ شعر و سخن در جہاں نماند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی مالی قربانی کے متعلق بعض سوالات کے جوابات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن مخلصین نے تحریک جدید کے پانچوں سالوں کے وعدے سو فی صدی پورے کر دیئے ہیں۔ ان کے ناموں کی فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اور دوسری اب شائع کی جا رہی ہے۔ شائع شدہ فہرست پڑھکر ایک دوست نے بعض سوالات کئے ہیں۔ اگرچہ ان سوالوں کے جواب شائع ہو چکے ہیں تاہم فائدہ عام کے لئے جوابات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

وہ لکھتے ہیں۔

(۱) میں نے پہلے سال ۶۰ دوسرے سال ۷۰ تیسرے سال ۸۰ چوتھے سال ۸۱ پانچویں سال ۸۲ تحریک جدید میں دیئے ہیں۔ کیا میں السابقون الاولون کی اس فہرست میں شامل ہو گیا ہوں جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز شامل ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ آپ نے تحریک جدید کا چندہ ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ ادا کیا ہے اس لئے آپ خدا کے فضل سے یقیناً تحریک جدید کے اس گروہ میں ہیں جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والاصفات ہے۔ بشرطیکہ آپ آئندہ بھی ہر سال زیادتی کرتے چلے جائیں یعنی دسویں سال تک اپنے چندہ میں اضافہ کرتے رہیں۔ خواہ وہ اضافہ کتنا ہی قلیل ہو۔

(۲) میری اہلیہ نے پہلے سال ۵ دوسرے سال ۱۱ تیسرے سال ۱۵ چوتھے سال ۷ پانچویں سال ۸ دیئے۔ ان کے متعلق بھی بتایا جائے۔ کہ وہ کس گروہ میں ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حساب سے ظاہر ہے کہ آپ کی اہلیہ صاحبہ نے چوتھے سال میں پہلے سال کی رقم سے کچھ زیادہ دیا ہے۔ مگر تیسرے سال سے کم بے شک وہ اس حساب سے السابقون الاولون کے اس گروہ میں تو شامل ہیں جن کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جنہوں نے اپنے پہلے تین سالوں میں اپنے چندوں میں زیادتی کی لیکن چوتھے سال آ کر میری رعایت اور قانون سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے اتنا ہی چندہ دیا۔ جتنا کہ تحریک جدید کے سال اول میں دیا تھا۔ وہ بھی سابقون میں ہیں۔ مگر اس گروہ میں نہیں جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ ہیں۔ ہاں اگر آپ کی اہلیہ صاحبہ سال چہارم اور سال پنجم کے چندے میں اب اضافہ کر دیں تو وہ بھی اس گروہ میں شامل ہو جائیں گی جس میں آپ ہیں۔ کیونکہ تحریک جدید کے چندہ میں شروع سے حصہ لینے والوں کے لئے حضور نے یہ رعایت رکھی ہے۔ کہ وہ اپنے گذشتہ سالوں کے چندوں میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ نے پہلے سال ۵ دوسرے سال ۱۱ تیسرے سال ۱۵ روپے دیئے ان میں کسی اضافہ کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ رقوم تحریک جدید کے پہلے دور کے اصول اور قانون کے مطابق ہیں مگر دوسرے دور کے سال اول میں آپ کی اہلیہ صاحبہ نے ۷ روپے دیئے۔ حالانکہ السابقون الاولون کے اس گروہ میں آنے کے لئے جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں تیسرے سال کے ۱۵ سے کچھ نہ کچھ اضافہ ہونا چاہیئے تھا۔ جواب کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ۱/۱۵ روپے چوتھے سال کا کر لیں۔ اور ۸/۱ روپے مزید ادا کر دیں۔ اور سال پنجم میں چونکہ ۸ روپیہ ادا کئے ہیں اس لئے ۲-۱۵/ روپے ادا کر دیں۔ اور سال پنجم کے مزید ۲/۷ روپے ادا کر دیں۔ گویا آپ کے گھر والے ۱۵ روپے ۳ آنے اب مزید ادا کر دیں۔ تو السابقون الاولون کے اس گروہ میں شامل ہو جائینگے جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ بشرطیکہ آئندہ سالوں میں بھی کچھ نہ کچھ اضافہ کرتے جائیں۔

(۳) کیا ایسا آدمی بھی جس نے اب تک تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا۔ یا پہلے کسی سال میں کچھ ادا کیا۔ اب شامل ہو سکتا ہے۔ اور السابقون میں بھی شامل ہو سکتا ہے۔

واضح ہو کہ اب تحریک جدید میں مندرجہ ذیل احباب شامل ہو سکتے ہیں۔

(۱) وہ طالب علم جو اب برسر روزگار ہوئے۔ یا ان کی آمدنی کے دوسرے ذرائع پیدا ہو گئے۔

(۲) وہ لوگ جو تحریک جدید کے وعدوں کے وقت کلی طور پر نادار تھے۔ اور ان کے لئے وعدہ کے پورا کرنے کی بظاہر کوئی صورت نہ تھی۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دیئے۔ اور ان کا ایمان۔ ان کا اخلاص ان کی سلسلہ سے محبت۔ اور ان کی دلی تڑپ ان کو مجبور کرتی ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شامل ہوں۔ ایسے دوستوں کو نہ صرف اب بھی شامل ہونے کی اجازت ہے۔ بلکہ وہ السابقون میں بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ وہ حضور کی خدمت میں اپنے وعدے پیش کر کے منظوری حاصل کر لیں۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔

(۳) وہ لوگ بھی شامل ہو سکتے ہیں جنہوں نے تحریک جدید کو سمجھا نہیں۔ یا کسی نے واضح طور پر انہیں سمجھایا نہیں تھا۔ مگر ان پر اب حقیقت واضح ہو گئی ہے۔

(۴) وہ دوست جو نئے احمدی ہوئے ہوں۔ اور وہ نئے احمدی بھی جنہوں نے پہلے تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھا نہیں تھا۔ مگر اب ان کی سمجھ میں بات آ گئی ہے۔

(۵) وہ دوست خود جو تحریک جدید میں شروع سے حصہ لیتے آ رہے ہیں۔ وہ اگر توفیق پائیں تو اپنے بیوی بچوں یا اپنے خاندان کے مرحوم آباء و اجداد کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کا ایسا کرنا اضافہ کہلاتا ہے۔ اور اضافہ کر لینے کی ہر ایک کو عام اجازت ہے اور ایسے لوگوں کی طرف سے پانچوں سالوں کا چندہ دینے کی اجازت ہے۔ اور حسب طریق بالا وہ ہر سال اضافہ کے ساتھ دیتے ہوئے السابقون الاولون میں انکو شامل کر سکتے ہیں۔ ہاں وہ دوست جو صرف سال پنجم میں شامل ہیں وہ باقاعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فہرست میں نام لانے کے لئے سال اول سال دوم سال سوم سال چہارم کا چندہ بھی دے سکتے ہیں۔ اور ان کو دینا چاہیئے۔ تا ان کا نام فہرست پانچہزاری میں آ جائے۔ جو صاحب سوال کرنے والے ہیں ان سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنے لڑکے کی طرف سے ہر سال کا چندہ دے کر اسے تحریک جدید میں شامل کر سکتے ہیں۔

(۶) وہ دوست اب شامل نہیں ہو سکتے جنہوں نے عمداً تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا۔ اور غفلت یا بے پرواہی میں وقت کھو دیا۔ مگر ایسے دوستوں کو سال ششم کی قربانی کے مطالبہ کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اور اب کچھ صدقہ و خیرات کرتے رہنا چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ انہیں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

سرٹیفکیٹ

بیوٹرین تیار کردہ کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر ایک حسن افزا کریم ہے۔ جسے میں نے وقتاً فوقتاً اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے میں نے اسے بالکل بے ضرر پایا ہے۔ یہ نہایت ہی عمدہ اور بے ضرر اجزاء کا مرکب ہے جس سے ملائم جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

اس کی خوشبو جاذب توجہ ہے اور اس میں تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں جو ایک عمدہ ترین کریم میں ہونی چاہئیں۔

مجھے اس امر میں کوئی تامل نہیں کہ میں اس کریم کو ان تمام ضرورتمند اصحاب کیلئے تجویز کروں جو اپنے چہرہ کے حسن کو بڑھانے یا پھنسیوں۔ چھائیوں کیلوں اور بدنما داغوں کو چہرہ سے دور کرنے کیلئے کسی ایسی کریم کی تلاش میں ہوں۔

انگریزی ترجمہ

(ڈاکٹر) الہ بخش بی ایس سی ایم بی بی ایس (پنجاب) ڈی پی ایچ (لندن)
اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر پنجاب

سول ایجنسی برائے قادیان۔ میسرز سلطان برادرز احمدی جنرل مرچنٹ

تحریک جدید کے چندہ میں پانچ سال تک متواتر حصہ لینے والے

مخلصین کی فہرست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

جن مخلصین نے چندہ تحریک جدید کے پانچ سالہ وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیا ہے انکی دوسری فہرست سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کیلئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کیساتھ اس غرض سے شائع کی جارہی ہے کہ اس فہرست میں وہ احباب جو تھوڑے سے اضافہ کے ساتھ سابقون الاولون کے اس گروہ میں آنا چاہیں جو ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرنیوالوں کا ہے۔ تو وہ اضافہ کرکے اس گروہ میں آجائیں بعض احباب نے دفتر پہ شکوہ کیا ہے۔ کہ ہم نے پانچ سال کا چندہ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ مگر انکا نام شائع نہیں کیا گیا۔ ایسے احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو دوست پانچ سال کا چندہ دے چکے ہیں انکے نام ضرور شائع ہوں گے۔ مگر اخبار کی گنجائش کے لحاظ سے نمبروار ہی شائع ہو سکتے ہیں جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ ۳۰ جون کا خطبہ جمعہ جماعتوں میں پہنچ چکا ہے۔ چاہئیے کہ ہر فرد اور ہر جماعت کوشش کرے کہ انکا چندہ ۱۵ اگست ۱۹۳۹ء تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ تا انکا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج میں آجائے۔

خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

نمبر	اسماء گرامی	سال اول	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
۱۲۲	مرزا حاکم بیگ صاحب گجرات	۵۰	۱۰	۲۵	۱۰	۱۰
۱۲۳	مولوی غلام علی صاحب سعد اللہ پور	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۰/۴
۱۲۴	؍؍ غلام محمد صاحب ؍؍	۵	۶	۷	۵	۵/۲
۱۲۵	حافظ احمد الدین صاحب ڈنگہ	۱۰	۱۰/۴	۱۱	۱۰	۱۰/۲
۱۲۶	مولوی عبدالعزیز صاحب چک سکندر	۷۰	۸۰	۹۰	۷۰	۷۵
۱۲۷	سید محمد فاضل شاہ صاحب گھگر	۳۰	۳۱/۸	۳۰	۳۰	۳۰/۸
۱۲۸	اہلیہ صاحبہ ؍؍ ؍؍	۵	۵/۸	۵	۵	۵
۱۲۹	سید نذیر شاہ صاحب ؍؍	۵	۸	۸/۸	۵	۵
۱۳۰	سید عبدالرحمٰن صاحب ؍؍	۲۰	۲۱	۲۲	۲۰	۲۰/۴
۱۳۱	سید عبدالغنی شاہ صاحب ؍؍	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۱۳۲	میاں امام الدین صاحب لنگری نہال	۵	۸	۱۰	۸/۲	۸/۲
۱۳۳	سید امیر حسین شاہ صاحب ؍؍	۵	۸	۱۰	۵	۱۰
۱۳۴	چوہدری شاہ محمد صاحب ٹھٹیالہ سائیاں	۳۰	۳۵	۴۵	۵۰	۵۱
۱۳۵	؍؍ غلام حیدر صاحب سوک کلاں	۵	۱۰	۱۵	۵	۶/۲
۱۳۶	حاکم بی بی اہلیہ صاحبہ ؍؍	۵	۵/۲	۵/۴	۵/۸	۵/۱۰
۱۳۷	اہلیہ صاحبہ چوہدری صادق علی صاحب مرحوم بہلولپور	۱۰	۱۳	۱۵	۱۰	۱۰
۱۳۸	مولوی عبدالمغنی صاحب محمود آباد	۵	۱۰	۱۶	۵	۵/۸
۱۳۹	ملک فتح محمد صاحب دوالمیال	۱۰	۱۱	۱۲	۱۵	۱۶
۱۴۰	امیر الدین احمد کھیوڑہ	۵	۵/-/۳	۵/-/۶	۵/-/۹	۵/۱
۱۴۱	خواجہ احمد دین صاحب راولپنڈی	۵	۷	۹	۱۰	۱۵
۱۴۲	ٹرپ دفعدار محمد عبداللہ صاحب ؍؍	۱۵	۱۶	۲۰	۱۵	۱۶
۱۴۳	خوشی محمد صاحب ساحلی ؍؍	۱۰	۱۱	۱۳	۱۶	۲۰
۱۴۴	استانی زینب بی بی صاحبہ کیمل پور	۳۰	۵۰	۶۰	۳۱	۳۵
۱۴۵	ملک سلطان محمد خانصاحب کوٹ فتح خاں	۵۰	۱۵۰	۲۰۰	۳۰۰	۲۱۵
۱۴۶	چوہدری علی اکبر صاحب پنڈی گھیب	۳۰	۴۵	۶۰	۶۳	۷۵
۱۴۷	اہل پردہ سردار کوزے خانصاحب بائل	۲۰	۱۰	۱۱	۵	۵
۱۴۸	منشی میر محمد صاحب پٹوار شادی لنڈ	۵	۱۰	۱۰/-/۳	۱۰/-/۹	۱۰/۱
۱۴۹	بابو غلام حسن صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
۱۵۰	اہلیہ صاحبہ مرزا غلام حیدر صاحب ؍؍	۵	۶	۱۰	۶	۷
۱۵۱	چوہدری محمد امین صاحب ؍؍	۲۰	۱۲	۱۵	۵	۶
۱۵۲	سید محمد منیر شاہ صاحب ڈنڈی کوتل	۳۰	۳۱	۳۳	۳۰	۳۰/۲
۱۵۳	اہلیہ صاحبہ ؍؍ ؍؍	۵	۶	۷	۵	۵/۲
۱۵۴	ماسٹر رکن الدین صاحب مٹھا خیل	۲۰	۲۵	۲۶	۳۰	۳۰/۱
۱۵۵	ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب مارنگ ٹک	۳۰	۳۵	۳۶	۳۷	۴۰
۱۵۶	احمد الدین صاحب میر علی کیمپ	۵	۵/۲	۵/۴	۵/۶	۵/۸
۱۵۷	قریشی محمد شفیع صاحب میانوالی	۱۰	۲۵	۳۰	۲۵	۱۴
۱۵۸	عبدالرحمٰن صاحب میر علی کیمپ	۱۰	۱۵	۱۰	۵	۱۰
۱۵۹	میاں اللہ دتا صاحب ملتان	۵	۵/۴	۷/۸	۷/۹	۸
۱۶۰	چوہدری عطا محمد صاحب تحصیلدار ملتان	۵۰	۶۰	۷۵	۶۰	۷۵
۱۶۱	شیخ محمد عبداللہ صاحب مقرب ؍؍	۱۵	۱۵/۱	۱۵/۲	۱۵/۳	۱۵/۴
۱۶۲	مہر عاشق محمد صاحب ؍؍	۵	۶	۱۲	۱۲	۱۴
۱۶۳	چوہدری غلام قادر صاحب دیناپور	۵	۱۰	۱۰/۸	۱۱	۳۲
۱۶۴	میاں غلام حسن صاحب تنال پور	۵	۵	۵	۵	۵/-/۳
۱۶۵	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب جتوئی	۳۰	۴۰	۴۵	۴۶	۵۰
۱۶۶	بابو عبداللطیف صاحب سرسٹہ	۱۵۰	۳۰	۴۰	۴۰	۴۱
۱۶۷	ڈاکٹر ایم عطاء اللہ صاحب منٹگمری	۵	۱۰	۱۵	۱۶	۲۰
۱۶۸	چوہدری نور الدین صاحب چک ۵/۱۲L	۵۳	۶۶	۸۳	۵۵	۷۰
۱۶۹	؍؍ حاکم الدین صاحب ؍؍ ؍؍	۵	۶	۸	۵	۵/۴
۱۷۰	ماسٹر فتح الدین صاحب چک ۴۰	۵	۵/۱	۵/۲	۵	۵/۱
۱۷۱	چوہدری فضل کریم صاحب عارف والا	۱۵	۲۰	۳۰	۲۵	۲۵/۸
۱۷۲	اہلیہ صاحبہ ؍؍ ؍؍	۵	۵	۱۰	۵	۵/۸
۱۷۳	بابو محمد عثمان صاحب فیروزپور	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۵	۵۰	۵۱/۱۲
۱۷۴	؍؍ محمد افضل صاحب ؍؍	۵	۵	۵	۵	۴/۸
۱۷۵	اہلیہ صاحبہ بابو محمد فاضل صاحب ؍؍	۵	۶	۷	۱۰	۱۱
۱۷۶	ملک محمد عبدالرحمٰن صاحب فیروزپور چھاؤنی	۳۰	۳۵	۴۰	۳۰	۳۲
۱۷۷	ڈاکٹر جمعدار غلام محمد صاحب ؍؍	۲۰	۲۵	۳۰	۲۲	۲۵
۱۷۸	چوہدری محمد خانصاحب ہیڈ سلیمانکی	۵	۱۵	۲۵	۲۶	۲۷
۱۷۹	شیخ رحیم بخش صاحب موگا	۱۰	۱۵	۲۰	۲۰	۲۵/۸
۱۸۰	سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری اعظم علی صاحب زیرہ	۳۰	۴۰	۴۵	۵۰	۵۵
۱۸۱	آمنہ بیگم صاحبہ ؍؍ ؍؍	۱۵	۲۰	۲۵	۳۰	۳۵

جماعتہائے ضلع شیخوپورہ کیلئے ضروری اطلاع

جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ میں وعدوں کے حصول اور وصولی چندہ خلافت جوبلی فنڈ کا کام زیر صدارت سید لال شاہ صاحب امیر جماعت آنبہ سید سرور شاہ صاحب مسکین ممبر وفد نے شروع کر دیا ہے۔ اور ان کی طرف سے فہرست جماعت آنبہ موصول ہوئی ہے۔ جماعت آنبہ کا پہلے ۴۴ روپیہ کا وعدہ تھا۔ مگر اب ۹-۹-۲۴۶ روپیہ کا وعدہ موصول ہوا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ضلع شیخوپورہ کی دوسری جماعتوں سے بھی توقع ہے کہ وہ اس وفد کیساتھ پورا پورا تعاون کرکے اس چندہ میں حصہ لیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

۱۸۲	والدہ صاحبہ مرحومہ چوہدری اعظم علی صاحب زیرہ	۵	۶	۷	۸	۹
۱۸۳	عابد علی صاحب پسر 〃 〃	۵	۵/۴	۵/۸	۵/۱۲	۶/-
۱۸۴	امتیاز علی صاحب 〃 〃	۵	۵/۴	۵/۸	۵/۱۲	۶/-
۱۸۵	حامد علی صاحب 〃 〃	۵	۵/۴	۵/۸	۵/۱۲	۶/-
۱۸۶	افتخار علی صاحب 〃 〃	۵	۵/۴	۵/۸	۵/۱۲	۶/-
۱۸۷	رشیدہ بیگم دختر 〃 〃	۵	۵/۴	۵/۸	۵/۱۲	۶/-
۱۸۸	سارہ بیگم دختر 〃 〃	۵	۵/۴	۵/۸	۵/۱۲	۶/-
۱۸۹	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب بھٹنڈا	۱۰۰	۵۰	۷۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۹۰	مرزا سلطان محمد صاحب قصور	۳۰	۳۱	۳۵/-	۳۵/۸	۳۶/-
۱۹۱	محمد ابراہیم صاحب جالندھر	۵	۶	۷	۷	۷/۱۰
۱۹۲	مولوی محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ	۱۰	۱۲۵	۱۳۰	۱۳۵	۱۴۰/-
۱۹۳	میاں محمد عبد اللہ صاحب سبزی فروش بنگہ	۵	۵/-	۵/۵	۵/-	۶/۵
۱۹۴	محترمہ خورشید بیگم صاحبہ کریام	۵	۱۰/-	۳۰/-	۱۰	۱۰/-
۱۹۵	حاجی رحمت اللہ صاحب راہوں	۱۰	۲۱	۲۵/-	۱۰	۱۲
۱۹۶	چوہدری عبد المجید خانصاحب 〃	۱۰	۲۰	۲۵	۱۵	۳۰
۱۹۷	حکیم فضل الہٰی صاحب 〃	۵	۱۵	۳۰	۲۵/-	۲۵/۴
۱۹۸	ماسٹر غلام جیلانی خانصاحب سرگودھا	۵	۶	۷	۵	۵/۳
۱۹۹	ڈاکٹر چوہدری نذیر احمد خانصاحب 〃	۳۰	۳۵/-	۵۰	۴۰	۴۱/-
۲۰۰	اہلیہ صاحبہ 〃 〃	۵	۷	۸	۷	۱۰/-
۲۰۱	ماسٹر نور محمد صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی۔ راجپور کھائیاں	۳۰	۴۰	۵۰	۳۰/-	۴۰/-
۲۰۲	مولوی عبد العزیز صاحب مرحوم پٹیالہ	۳۰	۳۵/-	۴۰	۳۰	۳۰/۲
۲۰۳	شیخ کرم الہٰی صاحب 〃	۱۰	۱۰	۱۱	۱۰	۱۰/-
۲۰۴	بابو محمد بشیر صاحب ایم۔ اے 〃	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰/۲
۲۰۵	عطا محمد صاحب ہربنس پورہ	۱۵	۱۰/۸	۱۰/-	۱۰	۱۱
۲۰۶	منشی عنایت علی خان صاحب برنالہ	۳۰	۳۶	۴۲	۲۰	۲۰/۸
۲۰۷	منشی محمد حسن صاحب برنالہ	۵	۶	۷	۵	۶
۲۰۸	امۃ الحی صاحبہ بنت آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	۵	۶	۷	۸	۹
۲۰۹	منشی کریم بخش صاحب شملہ	۱۰۰	۱۱۰	۱۲۵	۱۰۰	۱۰۱
۲۱۰	اہلیہ صاحبہ 〃	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۱/-
۲۱۱	منشی محمد بدر علی صاحب دہلی	۱۵	۱۶	۲۰	۲۵	۲۷/-
۲۱۲	میاں اللہ دتا صاحب سپاہی قادیان	۱۰	۵	۶	۵	۵/۲
۲۱۳	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب بی اے آنرز لاہور	۱۰۰	۱۲۰	۱۳۵	۱۴۰	۱۵۰
۲۱۴	حکیم محمد صدیق صاحب شاہدرہ	۳۰	۳۵	۴۰	۳۰	۳۰/۴
۲۱۵	اہلیہ صاحبہ 〃	۵	۶	۷	۵	۵/۴
۲۱۶	اہلیہ عبد الستار صاحب مزنگ لاہور	۵	۶	۷	۵	۶
۲۱۷	منشی محمد حسن صاحب محرر جوبلی قادیان	۱۵	۱۶	۱۷	۵	۱۶
۲۱۸	اہلیہ صاحبہ 〃	۵	۶	۶/۸	۶/-	۶/۴
۲۱۹	افتخار احمد صاحب پسر 〃	۵	۶	۶/۸	۶/-	۶/۴

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

(باقی)

اہم ملکی حالات اور واقعات

فیڈریشن اور والیان ریاستہائے ہند

شملہ ۱۲ جولائی۔ شملہ میں حالات کی رفتار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہیرا ماؤنٹ پاور اور والیان ریاست کے درمیان فیڈریشن کے معاملہ پر گول میز کانفرنس ہونے والی ہے۔ نریندر منڈل کے چانسلر نے اس قسم کی کانفرنس کا مطالبہ کیا ہے۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ اس مطالبہ کی طرف وائسرائے کا رویہ ہمدردانہ ہے۔ بشرطیکہ والیان ریاست یہ تسلیم کریں کہ فیڈریشن میں داخلہ کی نئی شرائط کے متعلق جواب دینے میں تاخیر نہیں کی جائے گی۔ دوسرے والیان ریاست اپنے ارادوں کا اظہار جلد از جلد کریں۔ والیان ریاست نے ابھی تک فیڈریشن کے متعلق کسی قطعی خیال کا اظہار نہیں کیا۔ گول میز کانفرنس میں والیان ریاست سے کہا جائیگا۔ کہ وہ صاف صاف الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اور کوئی بات چھپا کر نہ رکھیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فیڈریشن کی شرائط داخلہ کے متعلق جواب دینے کے لئے جو تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس میں ایک ماہ کی توسیع کردی جائے گی۔ اندریں حالات خیال کیا جاتا ہے کہ فیڈریشن کے مستقبل کا پتہ ستمبر میں لگ سکے گا۔ اس سلسلے میں یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ والیان ریاست کو خوش کرنے کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم نہیں کی جائے گی۔ بلکہ انہیں زبانی طور پر یقین دلانے کی کوشش کی جائے گی۔

باخبر حلقے پر امید ہیں اور ان کا خیال ہے کہ فیڈریشن کے متعلق اعلان کے موقعہ پر ریاستوں کی مطلوبہ تعداد فیڈریشن میں شامل ہونا منظور کرلے گی۔ اور پیراماؤنٹ پاور کے سامنے صاف صاف الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کردے گی۔ اس سلسلہ میں یہ امر یقینی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اسمبلی کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کردی جائیگی۔

بلدیہ لاہور سے ایک لاکھ سے زیادہ نقصان کا مطالبہ

لاہور ۱۲ جولائی۔ کشمیری بازار کے ان دکانداروں نے جن کی دکانیں چند روز ہوئے آتشزدگی سے تباہ ہوگئیں۔ بلدیہ لاہور کو مسٹر عبد اللطیف گابا بیرسٹر۔ ایم۔ ایل اے کی وساطت سے ایک نوٹس دیا ہے۔ کہ ان کے نقصان کا معاوضہ جو ایک لاکھ ۳۲ ہزار چودہ روپیہ ہے۔ ادا کیا جائے۔ کیونکہ اس آتشزدگی کی ذمہ داری بلدیہ پر ہے۔ جس کے کارکن یا ٹھیکہ دار سڑک پر تارکول بچھا رہے تھے۔ اور جب مشین میں تارکول گرم کی جارہی تھی۔ اس میں سے بھی شروع ہوگئی۔ جس میں آگ لگ گئی شعلے بلند ہوئے اور ان شعلوں نے دکانوں کے چھپروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ آگ چھپروں سے دکانوں میں اور مکانوں میں لگ گئی۔ اس نوٹس میں بیان کیا گیا ہے کہ جب تارکول مشین میں گرم ہورہی تھی۔ اس وقت کوئی مستری مشین کے پاس نہ کھڑا تھا۔ اگر کوئی مستری موجود ہوتا۔ تو اسی وقت آگ پر قابو پایا جاسکتا تھا۔ یہ نوٹس گیارہ مسلمان اور ہندو دکانداروں کی طرف سے دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اضافہ وصیت حصہ آمد

سید عبد الرحیم صاحب احمدی ملٹری آرسنل کوئٹہ بلوچستان اپنی آمد ۱/۱۰ کی وصیت کی بجائے ۱/۵ حصہ کی وصیت کی ہے

سکرٹری بہشتی مقبرہ

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کے روغنیات وعطریات کی ایجنسی لیکر آپ اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کرسکتے ہیں (منیجر)

ہندوستان میں ریلوے انجن بنانے کی سکیم

شملہ کی ۱۲ جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ریلوے کی مجلس مستقل کا آئندہ اجلاس ۱۷ اور ۱۸ جولائی کو بمبئی میں منعقد ہوگا۔ اس بات کی توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس اجلاس میں ہندوستان میں ریلوے انجن بنانے کا خیال مزید تقویت اختیار کرے گا۔ اس اجلاس میں چیف کمشنر ریلوے ایک اسکیم پیش کریں گے۔ مرکزی اسمبلی میں اس سکیم کے متعلق جو اشتیاق ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ کمیٹی اس سکیم کی پرزور تائید کرے گی۔ اس کے بعد اس سکیم پر صنعتی اور اقتصادی لحاظ سے غور کیا جائے گا۔ اس مقصد کے پیش نظر ایک افسر محکمہ ریلوے اور دوسرا محکمہ اقتصادیات کی طرف سے مقرر کیا جائے گا۔ صنعتی لحاظ سے اس مسئلہ کے متعلق بھی غور کیا جائے گا۔ کہ ہندوستان میں براڈ گیج انجن کس تعداد میں بنائے جا سکتے ہیں۔ اور انہیں بنانے کے لئے کونسی ریلوے ورکشاپ موزوں ہے۔ اور کون سے پرزے باہر سے منگوائے جائیں گے۔ پیسے فک لوکوموٹو کمیٹی نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ اس مقصد کے لئے نقشہ نویسوں اور انجنیروں کے عملہ کی ضرورت پڑے گی ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس صنعت کی حوصلہ افزائی کرنے سے ترقی کی طرف قدم اٹھایا جا سکتا ہے۔ شروع شروع میں ایسے انجن بنانے مفید رہیں گے جن کا امتحان کیا جا چکا ہے جدید اقسام کے انجن بنانا اچھا نہیں ہوگا۔ تجربہ کار انجنیروں کی خدمات کے باوجود بھی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انجن بنانے کے ساز و سامان کا بہت سا حصہ کافی عرصہ کے لئے باہر سے منگوانا پڑے گا۔ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی۔ پی ریلوے پر اجمیر ورکشاپ میں مدت سے چند میٹر گیج انجن سالانہ بنتے رہے ہیں۔ یہاں پر انجن کے کچھ حصے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور بعض پرزے باہر سے منگوائے جاتے ہیں۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا سرکلر ماتحت کانگرس کمیٹیوں کے نام

جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ایک سرکلر تمام صوبائی کانگرس کمیٹیوں کے نام جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر میں اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ بعض مقامات پر ماتحت کانگرس کمیٹیوں نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے فیصلوں کی مذمت میں رزولیوشن پاس کئے ہیں۔ اور ساتھ ہی بہت سی جگہوں پر کانگرس کمیٹیوں کے زیر اہتمام ان فیصلوں کی مذمت میں پبلک جلسے منعقد کئے گئے ہیں۔

یہ واقعات بہت ہی افسوسناک ہیں۔ جمہوری طریقہ کے مطابق ایک بار جب کوئی فیصلہ ووٹوں کے ذریعہ ہو جائے۔ تو پھر تمام اصحاب کو اس فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرنا چاہیئے۔ ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تمام کانگرس کمیٹیاں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ماتحت ہیں انہیں اس کے ماتحت کام کرنا ہوگا۔ اور جاری شدہ ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر ماتحت جماعتیں ان جماعتوں کے احکام کی خلاف ورزی کریں گی۔ کہ جن کے ماتحت انہیں کام کرنا ہے۔ اور جن کی رائے پر انہیں عمل پیرا ہونا ہے۔ تو ہماری جماعت میں ڈسپلن کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا۔ اور اگر ہم اس قسم کی بدنظمی کا سد باب نہ کریں گے۔ تو ہم اپنے مخالفین کے خلاف کوئی موثر قدم اٹھانے کے لئے ملک کو تیار نہ کر سکیں گے۔ اس لئے تمام ماتحت کانگرس کمیٹیوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی اور صوبہ کانگرس کمیٹی کے جاری شدہ احکام اور ہدایات پر پوری طرح عمل کریں۔ ڈسپلن اور جماعتی نظام کو قائم رکھیں۔ ہر کانگرس کمیٹی اور کانگرس کارکن کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی تجاویز صوبہ کانگرس کمیٹی اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو بھیجے۔ لیکن طے شدہ فیصلوں کے خلاف کانگرس کے پلیٹ فارم سے پراپیگنڈا کرنا کانگرس ڈسپلن کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اور اس کے متعلق مناسب ایکشن لیا جا سکتا ہے۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

جاپان۔ اطالیہ اور جرمنی کا اتحاد

ٹوکیو کی ۱۲ جولائی کی خبر مظہر ہے۔ کہ حکومت جرمنی کی طرف سے جاپان کے وزیر جنگ اور جاپانی پارلیمنٹ کے ایک ممبر کو نورمبرگ کی نازی کانگرس میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ یہ کانگرس ماہ اگست کے آخر میں منعقد ہو رہی ہے۔ اور اس میں جرمنی کے آئندہ اقدامات کا فیصلہ کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان کے ان دونوں افسروں نے نازی کانگرس میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر جنگ اور رکن پارلیمنٹ بہت سے افسروں کے ساتھ آئندہ دوشنبہ کو جرمنی روانہ ہو جائیں گے۔ مگر جرمنی جانے سے پہلے وہ اٹلی میں کچھ دن قیام کریں گے۔ اور وہاں کے ارکان حکومت سے بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق بات چیت کریں گے۔ ہر ہٹلر کی دعوت کو قبول کرنے کی خبر نے فرانس اور برطانیہ کے سیاسی حلقوں میں غیر معمولی ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ اور یہ حقیقت بالکل بے نقاب ہو کر رہ گئی ہے۔ کہ جاپان کو دیگر یورپی ممالک کی نسبت اطالیہ اور جرمنی سے زیادہ لگاؤ ہے۔ بعض حلقوں میں تو یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ٹین سن اور دیگر چینی علاقوں میں برطانیہ اور فرانس کے باشندوں سے جو سختی کی جا رہی ہے۔ وہ بھی جاپان۔ جرمنی اور اطالیہ کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔ بہر حال ہر سہ ممالک کے تعلقات کے سلسلے میں مزید انکشافات کی توقع ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانوی طیاروں کی مشقی پرواز

لنڈن کی ۱۲ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت ہائے برطانیہ اور فرانس میں ایک سمجھوتہ اس مفاد کا ہوا تھا۔ کہ ہر دو حکومتوں کے طیاروں کو طویل پرواز کی مشق کے مواقع بہم پہنچانے کے لئے ہر دو ممالک میں پرواز کرنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ رائل ایرفورس کے بمبار طیاروں نے آج انگلستان سے فرانس کی طرف پرواز کیا اور نہایت کامیابی کے ساتھ اس مشقی اڑان کو ختم کیا اس پرواز میں رائل ایرفورس کے ایک سو بمبار طیاروں نے حصہ لیا۔ اور کل ۱۲۰۰ میل کا سفر طے کیا۔ یہ طیارے کسی جگہ نہیں اترے۔ بھاری طیاروں کے دو دستے ۲ بجے روانہ ہوئے اور اپنی مسافت طے کرنے کے بعد ۲ بجے واپس آ گئے بھاری طیاروں کے اوردو دستے ۱۱ بجے روانہ ہوئے اور ۵ بجے واپس آ گئے۔ اوسط درجے کے طیارے ایک تکون کی شکل میں فرانس پر اڑے اور ان میں سے ہر ایک نے ۹۰۰ میل کی مسافت چار گھنٹوں میں طے کی۔ تمام طیارے اپنی پوری رفتار کے ساتھ پرواز کرتے رہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ بھاری بمبار طیاروں نے ۱۲ سو میل کا سفر ۶ گھنٹوں میں طے کیا۔ برطانوی اخبارات نے اس مشقی پرواز پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ضرورت کے وقت رائل ایرفورس کے بمبار طیارے ایک مدت قلیل میں تمام یورپ پر چھا سکتے ہیں۔ جرمن اخبارات نے برطانوی طیاروں کی اس مشقی پرواز پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ یہ پرواز محض دکھلاوا ہے۔ حکومت برطانیہ اس قسم کی گستاخی کر کے جرمنی کو اشتعال دلانا چاہتی ہے۔ فرانس کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ رائل ایرفورس کے طیاروں نے پرواز کر کے مخالفوں کی آنکھیں کھول دی ہیں اس کے جواب میں ایک نازی اخبار لکھتا ہے۔ کہ برطانیہ کے بمبار طیارے کس قدر بھی مضبوط ہوں۔ مگر ان میں یہ جرأت نہیں کہ وہ جرمنی کی حدود کو عبور کریں۔ برطانیہ کا ایک بمبار طیارہ بھی جرمنی کے ہوائی مورچہ کو پار نہیں کر سکتا۔

برطانیہ اور روس میں معاہدہ کی تجاویز شائع کرنے سے انکار

لنڈن ۱۲ جولائی کی خبر ہے۔ کہ آج ہاؤس آف کامنز میں اینگلو سوویٹ گفت و شنید کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے کہا۔ کہ اپنے سوموار کے بیان میں میں